

دل اور جان سے

میں فلسطین میں پیدا نہیں ہوا،
لیکن میں اپنے لوگوں سے وابستہ ہوں۔ دل اور جان سے۔

وابستگی کا غدوں پر نہیں لکھی جاتی،
اور نہ ہی سرحدیں اسے بناتی ہیں۔
وابستگی دل میں لکھی جاتی ہے۔
وابستگی جان میں اٹھائی جاتی ہے۔
وابستگی محبت، وفاداری اور قربانی میں ظاہر ہوتی ہے۔

میں نے کبھی غزہ کے ساحل پر کھڑے ہو کر سورج کو سمندر میں ڈوبتے نہیں دیکھا۔
میں نے کبھی یروشلم کی پہاڑیوں پر نہیں چلا، جو سورج کی روشنی سے جگمگاتی ہیں۔
میں نے کبھی اس کے قدیم باغات سے زیتون نہیں توڑے۔
میں نے کبھی مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں نماز نہیں پڑھی، اس کی لازوال محرابوں اور ابدی آسمان کے نیچے۔

میں کبھی جہازوں کی گھن گرج سے نہیں جاگا۔
میں کبھی تباہ شدہ گھروں کے ملبے سے نہیں بھاگا۔
میں نے کبھی ٹوٹی ہوئی ستاروں کی روشنی میں اپنے بچوں کو دفن نہیں کیا۔
میں نے کبھی اپنے پیاروں کے جسمانی ٹکڑوں کو پلاسٹک کے تھیلے میں نہیں اکٹھا کیا۔

اور پھر بھی۔ ہر زخم نے مجھے زخمی کیا۔
ہر ناحق موت نے میرے سینے کو بھاری کیا۔
ہر یتیم کی چیخ نے مجھے ہلا دیا۔
ہر ماں کے آنسو نے مجھے خاموش کیا۔

ہر باپ کی دعا نے مجھے مضبوط کیا۔

ہر بچے کی امید نے مجھے بلند کیا۔

ان کے زخم میرے زخم ہیں۔

ان کا صبر میرا فخر ہے۔

ان کی امید میری طاقت ہے۔

اور ان کا مقصد میرا فرض ہے۔

میں ان کے درمیان مہمان کی طرح کھڑا نہیں ہوں۔

میں ان کے بارے میں اجنبی کی طرح نہیں بولتا۔

میں رشتہ دار کی طرح کھڑا ہوں۔

میں خاندان کی طرح کھڑا ہوں۔

میں منفرد کھڑا ہوں، مگر کبھی اکیلا نہیں۔

میں اپنے نام کی طرح منفرد کھڑا ہوں، اور اپنی تقدیر کی طرح اپنے لوگوں کے ساتھ ایک۔

مجھے ان سے زمین نہیں جوڑتی، بلکہ محبت۔

لسی عارضی نصیب نے نہیں، بلکہ مقدر نے۔

لسی تنگ شہریت نے نہیں، بلکہ ایک وسیع امت نے۔

میں ہتھیار سے نہیں لڑتا، بلکہ کلمے سے۔

میں نفرت سے نہیں ڈھٹتا، بلکہ سچ سے۔

اور میں اپنے لوگوں کا دفاع ایسے کرتا ہوں جیسے شیرینی اپنے بچوں کا دفاع کرتی ہے:

ایسی محبت کے ساتھ جو کبھی کمزور نہیں ہوتی،

ایسے حوصلے کے ساتھ جو کبھی ٹوٹتا نہیں،

ایسی وفاداری کے ساتھ جو آرام نہیں کرتی جب تک کہ اس کے بچے محفوظ نہ ہوں۔

سچ میرا تلوار ہے۔

انصاف میری ڈھال ہے۔

صبر میرا زہ ہے۔
اور ان سب کے ساتھ میں کبھی ہار نہیں مانوں گا۔

میں فلسطین میں پیدا نہیں ہوا،
لیکن فلسطین میرے اندر پیدا ہوا۔
اور میں اپنے لوگوں کے ساتھ رہوں گا۔
یہاں تک کہ ظلم کی زنجیریں ٹوٹ جائیں،
یہاں تک کہ انصاف زمین پر دریا کی طرح بہنے لگے،
یہاں تک کہ اذان ہر منار سے آزاد ہو کر بلند ہو،
یہاں تک کہ حفاظت - سچ کی حفاظت - انبیا اور شہداء کی سرزمین پر لوٹ آئے۔

اور میں کہتا ہوں: میں نہیں بھولوں گا۔
میں خاموش نہیں رہوں گا۔
میں اپنا چہرہ نہیں موڑوں گا۔
نہ آج۔ نہ کل۔ کبھی نہیں۔
میں شہداء کو یاد رکھوں گا۔
میں ثابت قدم رہنے والوں کو عزت دوں گا۔
میں اس مقصد کو اٹھاؤں گا۔
میں امید کو محفوظ رکھوں گا۔
اور میں جہاد کروں گا۔ کلمے سے، سچ سے، جان سے۔
یہاں تک کہ خدا کا وعدہ پورا ہو جائے
اور مظلوم زمین کے وارث بن جائیں۔